خورشید عالم مدنی

مسلم نوجوانوں کے نام دردبھرا پیغام

ہمارے عزیز' آنکھوں کی ٹھنڈک' جگر کے ٹکڑے' حاضر و مستقبل کے معمار!

اللہ کی قسم ہم آپ سے بے حد محبت کرتے ہیں۔ ہم صرف آپ کی کامیابی کے خواہاں ہیں۔ آپ کی عزت ہماری عزت ہے اور آپ کی ترقی شرف و بزرگی کو ہم اپنی عظمت د سر بلندی تصور کرتے ہیں۔ ہماری امیدیں آپ سے وابستہ ہیں۔ آپ گر زندہ ہیں تو یہ امت زندہ ہے' ہماری یہ خوشی ہے کہ آپ آگے بڑھیں تاکہ ہمیں بھی اپنی ترقی کا احساس ہو۔ ہم آپ کے متعلق یہ نہیں چاہتے کہ آپ سڑک چھاپ بن جائیں۔ بیکاری و بیروزگاری کے شکار ہو جائیں' بلکہ ہم آپ کو ایک عام شخص کی حیثیت سے بھی دیکھنا نہیں چاہتے' جو پڑھے' پاس کر جائے نوکری حاصل کرلے' زندگی بسر کرنے لگے اور زندگی کی تکمیل کے بعد دنیا کو داغ مفارقت دے دے اور اس طرح کہ اس دنیا میں اس کا کوئی نام و نشان موجود نہ ہو وہ اپنی کوئی یادگار نہ چھوڑے نہیں نہیں...... میرے عزیز! آپ بے کار پیدا نہیں کیے گئے۔ آپ کوئی شئی مہمل نہیں ہیں' آپ کے وجود کا عظیم مقصد ہے' آپ اس لیے دنیا میں آئے ہیں کہ دنیا کو کوئی نئی چیز عطا کریں۔ اسے کوئی مفید و کارآمد تحفہ دیں۔ اس قدر محنت شاقہ سے کام لیں کہ بڑے انسانوں میں سے ایک انسان بن جائیں' غیروں نے تو اس دھرتی کو فساد و بگاڑ سے بھر دیا۔ انارکی و بے حیائی سے پُر کر دیا ہے' لیکن آپ کوشش کریں کہ آپ کی آمد سے یہ دھرتی امن و شانتی کا گہوارہ بن جائے۔ ہم لوگ آپ کے چشم براہ ہیں۔ آپ اپنا کام شروع کریں۔ آپ جس چیز کی ضرورت محسوس کریں' ہم سے مانگیں' ہم سے مشورہ کریں' ہمیں اپنا بہی خواہ سمجھیں' یاد رکھیں ہم سے جو شخص بھی اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کرے گا' اسے خائن سمجھا جائے گا۔ ہمارے دل کی اس آواز پر کان دھریں۔ ہمارے اس جملے کو بار بار پڑھیں۔ یقین رکھیں ہم آپ کو دھوکہ ہرگز نہیں دیں گے' غور کریں تدبیر سے کام لیں' کام کا آغاز کر دیں اور اللہ پر بھروسہ رکھیں آپ ہمیں ایک موقعہ دیں تاکہ ہم آپ کا تعاون کرسکیں۔

تاکہ آپ احسن طریقہ سے راہ عمل متعین کر سکیں اور حسین وجمیل راستہ کواختیار کرلیں جوعزیمت وجہاد صبر وثبات سے شروع ہوتا ہے' نجاح ونجات' سعادت و سیادت کے منازل طے کرتا ہوا اللہ کی خوشنودی اور دائمی نعمتوں والی جنت کے حصول پر ختم ہوتا ہے۔

آیئے! ہم آپ کوعزت وشرف کی بلندی پرخود پہنچنے اور اپنی امت کو پہچاننے کے مخفی اسرار سے واقف کراتے ہیں۔

اپنے رب کیساتھ تعلقات استوار رکھیں

ابھی آپ سلیم الفطرت ہیں۔آپ کو یہ صاف ستھری فطرت مبارک ہو۔آپ اس کی ضرور حفاظت فرمائیں۔آپ اپنے دلوں کو ایمان باللہ سے پر کر لیں' اللہ کی عظمت کبریائی میں غور فرمائیں' اللہ کے آسمان اور اس کی زمین میں نگاہ ڈالیں' پہاڑوں' درختوں' پرندوں اور نہروں میں تامل کریں۔انسان کو چاہیے کہ وہ دیکھے کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے کھانے کو دیکھے اور اپنے رب کی تسبیح بیان کرے۔**سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم.**

آپ کے دلوں کی جب یہ کیفیت ہو جائے گی تو آپ مومن کامل بن جائیں گے' آپ کواپنے رب کا عرش دکھائی دینے لگے گا اور جنت میں جنتیوں کی باہمی ملاقات اور جہنم میں جہنمیوں کے شور وغوغا کا منظر نظر آنے لگے گا۔

آپ اپنی زندگی کے تمام اعمال کواللہ کے لیے خالص کرلیں' صرف اسی کی رضا چاہیں اور صرف اسی کی خوشنودی کے حصول کو اپنا مقصود بنائیں۔آپ کی نماز' قربانی' اکل وشرب' سونا و بیدار ہونا' محنت و مذاکرہ' احترام اساتذہ' اطاعت والدین اور سارے اعمال وحرکات وسکنات جو باعث اجر وثواب ہیں' ان کا محرک ریا ونمود' انسانوں کی رضا خوشنودی نہ ہو بلکہ ان کا مقصود اولین رضاء الٰہی کا حصول اور آخرت کی کامرانی وسرفرازی ہو۔

آپ اللہ کی راہ کے راہی اور اس کی شریعت کے امین و پاسدار بن جائیں تو آپ کی زندگی کا ہر لمحہ آپ کی نیکیوں کے میزان کو بھاری بنائے گا۔

یہ نماز آپ کے دین کا ستون اور آپ کی زندگی کی بنیاد اور سہارا ہے۔آپ اس کی محافظت کریں۔ دنیا میں کسی قسم کی مشغولیت میں بھی آپ اسے ہرگز نہ چھوڑیں۔ پھر آپ زندگی بھر معبود برحق کی حفاظت میں ہو جائیں گے۔آپ نماز کے لیے تیار ہو جائیں' چاہے آپ کے حالات وظروف جیسے بھی ہوں۔ تندرست ہوں یا مریض' مسافر ہوں یا مقیم' مامون ہوں یا خائف' مشغول ہوں یا فارغ جیسے ہی اذان سنائی دے اپنی تمام مشغولیتوں کو چھوڑ کر حرکت میں آ

جائیں اور موت سے پہلے نماز پڑھ لیں۔ اس لیے کہ آخرت میں ان لوگوں سے نماز کا مطالبہ کیا جائے گا' جو دنیا میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

﴿یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود فلا یستطیعون. خاشعة ابصارهم ترهقهم ذلة وقد کانوا یدعون الی السجود وهم سلمون﴾ (القلم:۴۲'۴۳)

''جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور سجدے کے لیے بلائے جائیں گے تو (سجدہ) نہ کر سکیں گے۔ نگاہیں نیچی ہوں گی اور ان پر ذلت و خواری چھا رہی ہو گی۔ حالانکہ یہ سجدے کے لیے (اس وقت بھی) بلائے جاتے تھے' جب وہ صحیح سالم تھے۔''

اور یاد رکھیں! جب آپ خشوع کے ساتھ نماز پڑھنے لگیں گے تو آپ کی پوری زندگی سنور جائے گی۔ یہ نماز آپ کو فواحش منکرات' ظلم وعدوان سے روک دے گی۔ آپ کے درجات بلند ہو جائیں گے اور آپ کے گناہ مٹ جائیں گے' آپ کی دعائیں قبول کر لی جائیں گی۔

اسی طرح قرآن حکیم کے ساتھ اپنا تعلق پیدا کریں۔ اپنے ساتھ مصحف رکھیں اور ہر دن پورے خشوع اور تدبر کے ساتھ اس کی تلاوت کو اپنا معمول بنائیں۔ آپ کو ہر حرف کے بدلے ایک نیکی ملے گی اور یہ ایک نیکی بڑھ کر دس گنا ہو جائے گی۔ آپ قرآن کی حفاظت کریں گے' تو قرآن آپ کے رتبہ وشان کو بڑھا دے گا اور آپ کو کرامت کا تاج پہنا دے گا۔ اپنی آنکھیں بند کر لیجیے' اپنے قلب کو تقویت اور روح کو غذا پہنچایئے' قرآن کو سینے سے لگا لیجئے' رحمان بھی آپ کو گلے سے لگا لے گا اور آپ ایسی حلاوت پائیں گے کہ ایسا لطف ومزہ آپ کو پوری زندگی نصیب نہ ہو گا۔

اس کی تلاوت سے آپ اپنے اندر حق و باطل' خیر وشر میں امتیاز کی طاقت محسوس کریں گے اور آپ کی عقل اللہ کے نور سے روشنی حاصل کرنے لگے گی۔ پس آپ اپنے اخلاق واوصاف اور معاملات کو اس طرح قرآن کریم کے قالب میں ڈھال لیں کہ آپ کی ذات چلتا پھرتا قرآن بن جائے۔ اس لیے کہ حامل قرآن دوسروں کی طرح نہیں ہوتا' اس کی امتیازی حیثیت و انفرادی شان ہوتی ہے۔ جب سارے لوگ سوئے ہوتے ہیں' تو وہ تلاوت قرآن میں مشغول رہتا ہے اور جب لوگ حالت افطار میں ہوتے ہیں تو وہ روزے رکھتا ہے' جب دوسرے لوگ باتیں بناتے ہیں تو وہ خاموش رہتا ہے۔ جب دوسرے لوگ دھوکے دیتے ہیں' مکر وفریب کا معاملہ کرتے ہیں' تو حامل قرآن اخلاص کا مظاہرہ کرتا ہے۔

آپ ذکر الٰہی کا خصوصی اہتمام کریں۔ یہ آپ کی حفاظت کرے گا اور طاقتور بنائے گا۔ تمام حالات میں اپنے رب کو کثرت سے یاد کریں۔ یہی آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت ہے۔

((لایزال لسانک رطبا من ذکر اللہ عزوجل)) (ترمذی' ابن ماجہ)

''ہمیشہ یادالٰہی سے اپنی زبان تر رکھو۔''

دائمی ذکر شیطانوں سے آپ کو محفوظ رکھے گا اور آپ کے اندر قوت و طاقت بخشے گا اور آپ کے تمام گناہوں اور برائیوں کو مٹا دے گا اور آپ کی تمام مشکلوں کو آسان کر دے گا اور تمام خطرات اور حوادث روزگار میں آپ کی مدد کرے گا اور آپ کے دلوں کو ایمان و یقین اور اعتماد کی دولت سے بھر دے گا۔ ذکر الٰہی کا فائدہ یہ بھی ہے' یہ خاتمہ بالخیر پر آپ کی مدد کرے گا' زبان سے فحش الفاظ نکالنے اور گانا گانے کے بدلے ایک ذاکر مرتے وقت ذکر الٰہی کے کلمات کا ورد کرتا رہے گا۔ کثرت سے اپنے رب کا نام لے گا تاکہ اس کی موت کلمہ اخلاص پر ہو۔ اللھم اجعلنا منھم۔

اپنی ذات کو سنوارنے کی کوشش کریں

آپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے نفس کی تربیت کریں۔ اس کی تطہیر اور تزکیہ کا خاص اہتمام کریں۔ اسے خیر و بھلائی کا خوگر بنائیں اور برائیوں سے بچانے کی کوشش کریں' تمام روحانی و باطنی امراض سے اپنے دلوں کو پاک و صاف بنالیں۔

کبھی تکبر نہ کریں' آپ کمزور انسان ہیں' آپ کی پیدائش ذلیل پانی سے ہوئی ہے' آپ نے از خود اپنی ذات کو پیدا اور اپنے والدین اور رنگ و نسل کا انتخاب نہیں کیا ہے۔ سب آدم کے بیٹے ہیں اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔

آپ تواضع و خاکساری اختیار کریں اور فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد رکھیں:

((وماتواضع احد للہ الا رفعہ)) (رواہ مسلم)

یعنی اللہ کے لیے جو شخص تواضع کرتا ہے' تو اللہ اسے سربلندی عطا کرتا ہے۔ اپنے دلوں کو حقد و حسد سے پاک رکھیں۔ اگر آپ کسی کی نعمت پر حسد کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ گویا آپ اللہ کی تقدیر پر اعتراض کر رہے ہیں۔

آپ اپنا محاسبہ نفس کرتے رہیں' اس لیے کہ دنیا میں جن لوگوں نے اپنا محاسبہ نہیں کیا' قیامت کے دن ان کا حساب سخت ہوگا اور اس طرح ان لوگوں سے بھی سخت مواخذہ کیا جائے گا' جو غفلت میں پڑے رہے' بال بچوں میں مگن رہے اور اس خوش فہمی میں مبتلا رہے کہ ہم راہ راست پر ہیں۔ اس لیے انھوں نے اپنا طریقہ زندگی نہیں بدلا اور عذاب الٰہی سے مامون و مطمئن ہوگئے۔

﴿افامنوا مکر الله فلا یامن مکر الله الا القوم الخاسرون﴾ (اعراف:۹۹)

''کیا وہ اللہ کی اس پکڑ سے بے فکر ہو گئے' سو اللہ کی پکڑ سے بجز ان کے جن کی شامت ہی آ گئی ہو اور کوئی بے فکر نہیں ہوتا۔''

آپ اس غفلت کے شکار نہ ہوں بلکہ اپنے نفس کا حساب لیتے رہیں' اس سے اپنی نماز کا' قرآن کا' اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا' اپنے فرائض و واجبات کی ادائیگی کا محاسبہ کریں اور کوتاہی کی صورت میں اپنے اعمال میں تبدیلیاں پیدا کریں اور فوراً سچی توبہ کریں۔

اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں' کبھی اور کسی حال میں بھی نہیں۔ اگرچہ آپ کا گناہ آسمان تک کیوں نہ پہنچ جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله إن الله یغفر الذنوب جمیعا انه هو الغفور الرحیم﴾ (الزمر:۵۳)

''کہہ دو کہ اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے' تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ' بالیقین اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ واقعی وہ بڑی بخشش' بڑی رحمت والا ہے۔''

آپ اس موت کو یاد کریں' جو آنی ہے اور جو اپنے متعین وقت سے ٹل نہیں سکتی۔

﴿لکل امة اجل فاذا جآء اجلهم لا یستأخرون ساعة ولا یستقدمون﴾ (اعراف:۳۴)

''اس قبر کی تیاری کریں' جس کی پہلی رات ہی میں آپ دنیا کی تمام نعمتوں کو بھول جائیں گے۔ ہسپتالوں کا معائنہ کریں' ان مقامات کو دیکھیں' جہاں مردہ کو غسل دیا جاتا ہے اور انھیں زیر زمین دفن کر دیا جاتا ہے اور اس گھڑی کے لیے عمل صالح کا توشہ جمع کر لیں' جہاں سے دوبارہ واپسی کی تمنا کی جائیں گی' لیکن پوری نہ ہوں گی۔

﴿حتی اذا جآء احدهم الموت قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت کلا انها کلمة هو قائلها ومن ورائهم برزخ الی یوم یبعثون﴾ (المومنون:۹۹'۱۰۰)

''یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار مجھے واپس لوٹا دے کہ اپنی چھوڑی ہوئی دنیا میں جا کر نیک اعمال کر لوں۔ ہرگز ایسا نہیں ہوگا' یہ تو صرف ایک قول ہے' جس کا یہ قائل ہے۔ ان کے پس پشت تو ایک حجاب ہے' ان کے دوبارہ جی اٹھنے تک۔''

اور اپنے دلوں میں اللہ اور اس کے رسول کی

محبت پیدا کریں۔ اللہ کی محبت کا حق صرف زبانی دعویٰ سے نہیں بلکہ عمل واتباع سے ادا ہوگا۔

﴿قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم﴾

(آل عمران:۳۲)

''کہہ دیجیے! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو' خود اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہ معاف کردے گا۔''

اسی طرح آپ اپنے اس رسول سے محبت کریں' جس نے ہمیں سکھلایا' ہماری تربیت کی' جس نے ہر قسم کے خیر وثواب کے راستے کی ہماری راہنمائی کی اور ہر قسم کی معاصی سے ہمیں بچنے کی تاکید فرمائی۔

﴿لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم﴾ (التوبہ:۱۲۸)

''تمھارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں' جو تمھاری جنس سے ہیں' جن کو تمھاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے۔ جو تمھاری منفعت کی بڑی خواہش رکھتے ہیں۔ ایمان والوں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔''

دوسروں کے ساتھ نیک برتاؤ کریں

اسلامی اخلاق آپ کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئیں' تاکہ آپ اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کے قریب ہو جائیں۔

خیال رہے کہ بنی نوع انسان میں آپ کے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق آپ کے والدین ہیں' آپ ان کی تعظیم کریں' ان کے ساتھ احسان کریں اور ان کی اطاعت واحترام کریں جب ان سے گفتگو کریں تو نرم انداز سے کریں' ان کو اُف تک نہ کہیں' ان کو نہ جھڑکیں' ان پر سخاوت وفیاضی کا مظاہرہ کریں اور کسی کو ان پر ترجیح نہ دیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما﴾

(اسراء:۲۳)

''اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا یہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا' نہ انھیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا۔''

ان کے علاوہ جو دوسرے اقرباء ہیں، وہ آپ کے رشتے دار ہیں، جو شخص بھی ان کے ساتھ صلہ رحمی کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے اپنی ذات سے جوڑے گا اور اس کی روزی بڑھا دے گا، اس کی عمر لمبی کر دے گا اور وہ شخص خیر و برکت اور اللہ کے اجر عظیم کا مستحق ہو گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((من احب أن يبسط له في رزقه وينسأله في اثره فليصل رحمه)) (متفق علیہ)

''یعنی جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی روزی کشادہ کر دی جائے، اور اس کی عمر لمبی کر دی جائے وہ صلہ رحمی کرے۔''

اسی طرح آپ کے اساتذہ کرام جو آپ کے نبی کے وارث ہیں، ان کا دین اسلام میں عظیم مرتبہ ہے، ان کا احترام اور عزت و توقیر کر کے اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دیں۔ فرمان نبوی ہے:

((ليس من امتي من لم يجل كبيرنا ويرحم صغيرنا ويعرف لعالمنا حقه))

(رواہ احمد والطبرانی)

''یعنی جو شخص بڑوں کی توقیر اور چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا اور اپنے عالم کے حق کو نہیں پہچانتا، وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔''

اور جو لوگ اپنے اساتذہ کو ہلکا سمجھتے ہیں، اور ان سے مذاق کرتے ہیں، ان کے متعلق ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی عدم توقیر کرنے والے منافق ہیں۔ وہ بوڑھا، صاحب علم اور امام عادل ہیں۔

(رواہ الطبرانی)

آپ کے بہترین دوست وہ ہیں جو آپ کو نجات کی راہ پر لگا دے اور اللہ کی طرف بلائے، اس لیے اپنے دوستوں کی فہرست سے ایسے دوستوں کے نام خارج کر دیں، جو ہلاکت و بربادی کی طرف آپ کو بلاتے ہیں۔ آپ کو سگریٹ پیش کر دیتے ہیں اور نماز سے غافل کر دیتے ہیں۔ اسے آپ ہرگز اپنا دوست نہ سمجھیں جو آپ کو سینما بینی کی طرف گھسیٹتا ہے اور علمی مذاکرہ سے مشغول کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

البتہ آپ کے جو صالح دوست ہیں، ان کے ساتھ احسان کریں، ان کی مدد کریں اور وقت پر ان کے کام آئیں اور ان کی غیبت کرنے اور سب و شتم سے پرہیز کریں۔ اچھے اخلاق ہی سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے اور میزان عمل وزنی ہوتا ہے۔ ارشادِ نبوی ہے:

((ان المؤمن ليدرك بحسن خلقه درجة الصائم القائم)) (رواہ ابوداؤد)

''یعنی مومن اپنے بہترین اخلاق کے ذریعہ

قیام باللیل کرنے والے روزہ دار کے مقام ومرتبہ کو پالیتا ہے۔''

٭ علاوہ ازیں اپنے ملک وطن سے محبت کریں۔ اس کی حفاظت اور اس کی خدمت بھی کریں۔ اپنے وطن عزیز کو فساد و بگاڑ' نشہ آور اشیاء' رشوت اور ہر قسم کی تخریب کاری سے بچانے کی کوشش کریں۔ آپ کے ایمان وتقویٰ سے آپ کے ملک میں بھلائیوں کا فروغ ہوگا اور برکتوں میں اضافہ ہوگا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ولو ان اهل القرى امنوا واتقوا لفتحنا عليهم بركت من السماء والارض﴾ (اعراف:۹۶)

جو لوگ اپنے ملک میں فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں' وہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ برسرِ پیکار ہیں۔ جس کی سزا بہت سخت ہے۔

﴿أن يقتلوا أو تقطع ايديهم وارجلهم من خلاف او ينفوا من الارض﴾ (المائدہ:۳۳)

''وہ قتل کردیئے جائیں' یا سولی پر چڑھادیئے جائیں' یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں' یا انھیں جلاوطن کردیا جائے۔''

☆☆☆☆☆☆☆

فیصل یعقوب کلاتھ مرچنٹ

اصل کرنڈی، لٹھا سفید، لٹھا رنگدار پختہ کلر

کاٹن سفید و رنگدار پختہ کلر

ہر قسم کی مردانہ ورائٹی کا مرکز

041-633809

Mob# 0300-9653599

پنجاب بلاک مدینہ بازار P-162 ٹکی کلاتھ مارکیٹ فیصل آباد

پینٹرز کاتب

سائن بورڈ، کلاتھ بینر، سکرین پرنٹرز اور اشتہارات کی کتابت کیلئے

حافظ پبلسٹی

ریلوے روڈ شیخوپورہ 04931-54639

0300-4970524

پروپرائٹرز

حافظ شبیر احمد سجاد، رانا عبدالستار